جوشِ کردار سے کھل جاتے ہیں تقدیر کے راز

کتب خانہ

راہِ عمل

سید ابوالحسن علی ندوی

مسلم مجلسِ مشاورت۔ جاجمئو
کانپور

دس پیسے

مسلمانوں سے

شامل ہوں قطار اوّل کی

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

مسلم مجلس مشاورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عوامی منشور

۱۔ نظام تعلیم کی اصلاح۔ اخلاقی تعلیم و تربیت رائج کیا جائے تحریف شدہ تاریخ کا ازالہ کیا جائے صحیح معنوں میں سیکولر نصاب تیار کیا جائے

۲۔ طریق انتخاب میں تبدیلی۔ پروپورشنل ریپریزنٹیشن کا طریقہ جاری کیا جائے

۳۔ ریاست کے ویلفیر کردار کا استحکام۔ معذوروں / بچوں کے وظیفے، تعلیم کا ہر مرحلہ تک مفت انتظام بے روزگاروں کے وظیفے و رہائش کا انصرام۔ مفت علاج کی سہولت۔ جان و مال کے حفاظت کی گارنٹی

عدم تحفظ میں اسکا معاوضہ۔ حادثات کا شکار ہونے والوں کو خون بہا

۴۔ پرسنل لا کا تحفظ

۵۔ مادری زبان کی بقا و ترویج

۶۔ اقلیتی بورڈ

۷۔ ہر فرقہ کی تعلیم گاہوں کی حفاظت

۸۔ مذہبی اوقاف کا متعلقہ فرقوں کے منتخب افراد کے ذریعہ انتظام

۹۔ سماجی اصلاح

تفصیل کیلئے عوامی منشور ملاحظہ فرمائیں

۷۸۶

۲۶ نومبر کو سرائے میر ضلع اعظم گڑھ میں مسلم مجلس مشاورت کی زونل کانفرنس کے موقع پر مولانا سید ابو الحسن علی ندوی صاحب نے ۲۲ ضلعوں کے مندوبین اور ایک بڑے جلسہ عام کو مخاطب کرتے ہوئے جو تقریر کی وہ افادۂ عام کیلئے پیش کی جاتی ہے

مولانا سے پہلے چھیدی لال ساتھی ایم ایل سی نے اپنی تقریر میں کہا تھا: ہمیں آپ سے شکایت ہے کہ اسلام مساوات کا پیغام لے کر آیا۔ لیکن آپ نے ہمیں چھٹے اور آٹھویں نمبر کا شہری بنائے رکھا روز قیامت میں خدا کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں گا کہ مسلمانوں نے اس ملک میں وہ پیغام مساوات نہیں پہنچایا جو حضرت پیغمبرؐ صاحب لائے تھے۔

حمد کے بعد مولانا نے فرمایا:۔ رات بہت گئی اور آپ کے سامنے بہت پر جوش اور بہت پر مغز تقریریں کی گئیں اور اکثر ضروری باتیں کہی جا چکی ہیں میرے لیے بد قسمتی کی بات نہیں خوش قسمتی کی بات ہے اور مجلس کے لوگ قابل مبارکباد ہیں کہ اکثر ضروری باتیں کہی جا چکی ہیں اور یہ کسی مقرر کی بڑی خوش قسمتی اور جس کو اپنے فرض کا احساس ہے اس کے لئے خوشی کی بات ہے کہ دوسرے

وہ باتیں کہہ دیں جو اس کو کہنی تھیں میرے نام کا جس طرح اعلان ہوا ہے شاید آپ بہت مشتاق ہوں گے کہ میں کوئی بہت پر جوش تقریر کروں گا لیکن میں آپ سے کچھ صاف صاف باتیں کرنا چاہتا ہوں میرے اور آپ کے ساتھی چھیدی لال صاحب نے جس طرح مسلمانوں کو خطاب کیا، مسلمانوں کی کوتاہی اور غفلت کا تذکرہ کیا اور مسلمانوں کو موجودہ حالات کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ میرا سر ندامت سے جھک گیا۔ چھ سات سو برس کی حکومت کے باوجود اس ملک میں چھوت چھات کا مسئلہ رہے اسلامی زندگی کا نمونہ نہ پیش ہو سکے اسلام کی کشش لاکھوں کروڑوں انسانوں کو اپنی طرف نہ کھینچ سکے واقعی ندامت کی بات ہے اس کا نتیجہ ہے کہ اس ملک میں اقلیت و اکثریت کا مسئلہ ہے چھوت چھات کا مسئلہ ہے۔ آج دیدہ و نادانستہ ہم پر الزامات لگائے جاتے ہیں اور تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا جا رہا ہے جس میں تاریخ سے زیادہ سخن سازی ہے اگر ہم سچی اسلامی زندگی کا نمونہ پیش کرتے تو آج اس کی نوبت نہ آتی۔ اسلام سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے سب اللہ کے بندے ہیں جسے تفوق حاصل ہے تو وہ اس کی صلاحیت کا نتیجہ ہے کہ کس کا خدا سے کتنا تعلق ہے کس میں خدا کا خوف زیادہ ہے اگر یہ ہوتا تو یہ ملک ہمیشہ کے لئے اکثریت و اقلیت کے مسئلہ سے محفوظ ہو جاتا۔ جن ملکوں میں یہ کام ہوا ہے وہاں اکثریت و اقلیت کا مسئلہ نہیں ہے ان عرب ملکوں میں بڑے بڑے عالم ادیب۔ عہدہ دار ان ناموں کا اضافہ کرتے رہے ہیں [illegible] پر سخت انکار اور عار ہے اگر کوئی

www.abulhasanalinadwi.org

ہمارے ناموں کے ساتھ اسے لگائے تو ہم آستین چڑھا لیں سخت احتجاج کریں اور ہمیں شرم آئے وہاں نام میں شیخ محمد کتان (اون والا) شیخ محمد صوف (روئی والا) محمد نجار (بڑھئی) امام حرم جو بیت اللہ کے امام ہیں وہ بیت اللہ جس کو مسلمان سب سے مقدس مانتے ہیں۔ ان کا نام ہے عبداللہ الخیاط (درزی) ان کے باپ داداؤں میں کوئی اس پیشے سے تعلق رکھتا ہوگا یہ نسبت ان کو عزیز ہے ان ملکوں میں پیشہ شرافت کا معیار نہیں ہے بلکہ اس کا معیار خود اس کے اعمال اور اس کا خدا اور رسول سے تعلق۔

ہندوستان میں اسلام بہت لمبا چکر کاٹ کر آیا جیسا کہ مورخین نے لکھا ہے یہاں اسلام سکنڈ ہینڈ آیا۔ ان قوموں کے ذریعہ جن کا دل و دماغ ان پرانی تہذیبوں اور جاہلیت کے اثر سے پوری طرح پاک نہیں ہوا تھا جنھیں اسلام پوری طرح ہضم نہیں ہوا تھا جن کی پوری تعلیم و تربیت نہیں ہوئی تھی دنیا کے کسی ملک میں بیوہ کا نکاح ثانی معیوب نہیں ہے کسی کا ذہن بھی نہیں جاتا لیکن مغلوں کے دور جبکہ مغلوں کی بیگمات کے اکثر نکاح ثانی کے واقعات موجود ہیں اس کے بعد ہندوستانی تہذیب میں یہ جرم قرار پاگیا کہیں دنیا میں بہن اور بیٹی کا حق حرم نہیں ——————— لیکن یہاں نرالا دستور ہے کہ بیٹی کا حق ہی نہیں جائداد میں مردوں کا حق ہو اور عورتیں محروم رہیں۔ کھانے میں ساتھ نہ کھا سکنا۔ حجاز میں اب بھی اس مقدار میں کھانا سامنے آتا ہے کہ کھانے والے کی تعداد سے اس کو کوئی مناسبت

نہیں ہوتی۔ پہلی جماعت اس کو ختم ہی نہیں کرسکتی۔ پہلی جماعت جب کھانا کھا کر اٹھ جاتی ہے تو دوسری جماعت ہاتھ دھو کر بیٹھ جاتی ہے اور اس کھائے ہوئے کھانے میں سے اس طرح کھاتی ہے جیسے اسی کے لئے یہ کھانا چنا گیا ہو اسی طرح تیسری جماعت کھانے کو جھوٹا نہیں سمجھا جاتا ہے۔

"آج ہندوستانی مسلمانوں میں پانی ہی پینے سے جھوٹا ہو جاتا ہے عربی زبان میں جھوٹے اور سچے پانی کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے عربی زبان میں کاذب کا لفظ آتا ہے اگر کسی عرب کے سامنے پانی کاذب اور پانی صادق بولا جائے تو وہ سمجھ نہ سکے اور حیران ہو۔

یہاں کی تہذیب سے ہم ایسا متاثر ہوئے کہ ہم اسلامی اخلاق کا نمونہ پیش کرنے سے قاصر رہے آج ہمیں اسی کی سزا مل رہی ہے آج بھی ہم اس بارے میں وہ سنجیدہ کوشش نہیں کر رہے ہیں جو کرنی چاہئے"

میں آپ حضرات کے سامنے معذرت کرنا نہیں چاہتا، خدا بھلا کرے سانگھی صاحب نے احسان کیا یہ الزام لگا کر اس الزام کو قبول کرتا ہوں میں ایک بہادر اور شریف انسان کی طرح اپنی طرف سے بھی اور تمام مسلمانوں کی طرف سے اس کا اعتراف کرتا ہوں اس وقت بھی مسلمانوں میں اخلاق و عقیدہ کی وہ طاقت ہے بے لوثی، بے غرضی اور خلوص کی وہ طاقت، محبت کی وہ طاقت ہے محبت جس کا تیر کبھی خطا نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی اور آج بھی اس میں وہ تاثیر رکھی ہے کہ تاریخ کے دھارے کا رُخ موڑ سکتی ہے

www.abulhasanalinadwi.org

بیشک ہندوستان میں مسلمانوں کے مسائل نہایت پیچیدہ ہیں دنیائے اسلام کیا دنیائے انسانیت میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ مسائل نہایت نازک اور پیچیدہ ہیں۔ اگر یہ مسائل کسی جری سے جری قوم یا ذہین سے ذہین قوم کے سامنے آجائیں تو اس کا دماغ شل ہوجائے کسی بڑی سے بڑی جینیس قوم کے لئے یہ بڑا امتحان ہے ایک بڑی مصیبت ہے پھر ایسی قوم کے لئے جو خدا کی دی ہوئی صلاحیتوں سے مالا مال ہو سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اس چیلنج کا کیا جواب دیں۔؟

ایک شخص اپنے دل پر پتھر رکھ کر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے اپنے کو تیار کرسکتا ہے لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ دوسرے ملک میں ہونے والے واقعات کے نتائج بھی بھگتے لیکن ہم ہندوستانی مسلمانوں کو یہ بھگتنا پڑتا ہے یہ ہوسکتا ہے کہ ہم سراپا اخلاق بن جائیں سراپا خلوص بن جائیں کسی کو ادنیٰ ٹھیس نہ لگے لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ پڑوسی اسلامی ملک میں ہونیوالے واقعات اور پہلے کی حکومتوں کا جواب ہم سے طلب کیا جائے لکھنؤ کے نوابوں، جون پور کے شرقیوں اور ہم سے ترک سلطنتوں کا حساب طلب کیا جاتا ہے ہم سے آٹھ سو برس کا حساب طلب کیا جاتا ہے یہ بڑی ہی زیادتی ہے کہ کسی بیٹے سے اس کے باپ کا حساب طلب کیا جائے یا کسی فرم یا دکان کا حساب اس کے کسی ملازم سے لیا جائے یہ کہاں کا انصاف ہے"

کسی ملک کا اضافہ ہونا، کسی نئی حکومت کا بن جانا، کسی ملک کی سرحد

کا کسی ملک کی سرحد سے مل جانا کوئی نئی بات نہیں ہے افریقہ کے ملک میں برابر نئی حکومتیں وجود میں آرہی ہیں ہمارے ملک کے صدر ان کو تہنیت اور مبارکباد کا پیغام بھیجتے ہیں ان کے جشن مسرت میں شریک ہوا جاتا ہے پاکستان بنا تو کیا ہوا۔ اگر ہم میں عقل ہوتی تو شکوہ نہ کرتے، ایک نئی سلطنت کا اضافہ ہوا ذرا بھی ہمارے اندر عقل سلیم ہوتی تو ہم خوش ہوتے لیکن ۲۰ برس بعد بھی ہمارا قصور معاف نہ ہوا۔ بعض وقت بہت دشوار معلوم ہوتا ہے کہ یہ گرہیں کیسے کھلیں گی ہمارا ذہن مفلوج ہوجاتا ہے بعض وقت ہماری طاقت جواب دینے لگتی ہے جو ہم نے نہیں کیا اس کا بھی ہم سے جواب طلب کیا جائے آخر اس کا کیا حل ہے

۲۰ سال سے مسلسل فسادات کا سلسلہ ہے ملک گیر کشت و خون، کسی عمر کی قید نہ ہو، جس میں ناکردہ گناہ مارے جاتے ہیں۔ بوڑھے، بچے، مرد، عورت استاد، طالب علم انجینئر و ڈاکٹر کی قید نہیں، حقیقت یہ ہے کہ فسادات وہ چیز ہیں جو زندگی کی خوشگواریوں اور امنگوں کو ختم کر دیتے ہیں کسی امید پر کوئی شعر و شاعری کرے ادیب و شاعر اپنی صلاحیت کا اظہار کرے۔ کس برتے پر کتاب لکھے۔

ان حالات میں کوئی یونیورسٹی لیبوریٹری میں کیسے کام کرسکتا ہے اس میں دار المصنفین جیسا ادارہ، دیوبند اور ندوہ کیسے کام کرسکتے ہیں اس ملک میں کتنے تعلقات خوش گوار رہ سکتے ہیں ہم کیسے ہنستے اور کیسے مسکراتے ہیں جب کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی گردن کاٹے یہ کیسے ممکن ہے کہ

www.abulhasanalinadwi.org

ہمارے اندر امیدیں اور تمنائیں پرورش پاتی رہیں اور ہمیں اس کے اظہار کا موقع نہ ملے اور ہماری صلاحیتیں یوں ہی ضائع ہوتی رہیں

ضرورت تھی کہ اس ملک میں اعتدال اور اعتماد پیدا کیا جاتا۔ خدا نے اس ملک کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی، جو دنیا کے پاس ہے وہ ہمارے پاس ہے یہ ملک قدرتی دولت سے مالامال ہے یہاں ادب، شاعری، اونچے اونچے فلسفے اور آراستہ تہذیبیں ہیں کتابوں کے ایسے ذخیرے ہیں کہ دوسرے ملک کے لوگ آج ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس ملک نے شیر شاہ سوری اورنگ زیب اور اکبر جیسے آئین ساز حکمراں پیدا کئے۔

لیکن یہاں سراسیمگی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ہماری غلط تاریخ اور مجرم سیاست جو خود غرضی پر مبنی ہے جس کی قربان گاہوں میں تفریح ہوتی ہے اور جو صرف انسانی ظلموں پر قائم رہ سکتی ہے جو فسادات پر قائم ہے وہ خونخوار و مجرم سیاست یہ سمجھتی ہے کہ اگر لوگ گلے مل گئے تو اس کا چراغ کیسے جلے گا وہ سیاست جو اپنے چراغ کیسے جلے وہ سیاست جو اپنے چراغ کے لئے دوسروں کے لہو سے تیل حاصل کرے اس ملک کو تباہ و برباد کر دے گی۔ اس مجرم اور بہیمانہ سیاست نے ایسی فضا پیدا کر دی ہے کہ ایک پیڑ ایک گائے جیسا کہ ساتھی صاحب نے کہا کہ ایک بندر کے پیچھے سیکڑوں مسلمانوں کا خون بہانا آسان ہے ہندوستانی مسلمان جو اس ملک کے اندر بھی اور باہر بڑے رہنما بن سکتے ہیں جس سے ان کا نہ سر چھوٹتا ہے نہ پاؤں، ہم لوگوں پر ذمہ داری تھی کہ اعتدال

کی فضا پیدا کرتے ہمارا شکوہ ہے ہمارا دفاع کے لئے تیار رہنا ہو سب قدرتی ردعمل ہے ہر ایک اپنی زندگی قائم و دائم رکھنے کے لئے ہاتھ پیر مار رہا ہے ایک چیونٹی بھی جب اس کی جان خطرے میں پڑ جاتی ہے تو اپنے بغیر ہڈی دانتوں سے کاٹ لیتی ہے اگر اپنی حفاظت کے لئے مسلمان اپنی کوئی تنظیم بناتے ہیں تو یہ ان کا حق ہے۔

اگر آج ہمارے اندر وہ اخلاق وہ اخلاص اور قربانی کا جذبہ پیدا ہو جائے تو آج بھی ہم جو کچھ ہو سکتا ہے دشمنوں کو تسخیر کیا جا سکتا ہے۔ کسی ملک میں کمزور بن کر رہ جانا اس ملک کے لئے خطرہ ہے اس کے لئے وبال جان ہے اس کی گتھیوں میں اضافہ ہے تو وہ قوم اس ملک کے لئے لعنت بن کر رہ جاتی ہے کمزور زندگی کا استحقاق نہیں ملتا۔

لیکن خود مسلمان بے حسی اور بے حمیتی کا شکار رہیں ہم مسلمانوں کو حکومت کی شکایت کرنے میں بہت جی لگتا ہے مسلمان اپنے ذاتی مفادات میں اندھے ہو گئے ہیں یہ بڑے بڑے سرمایہ دار جن کو اپنی دولت میں اضافہ سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں انکی موجودگی میں ملت کے بیسیوں کام سسک رہے ہیں اور بہت سے دم توڑ چکے ہیں

سب سے بڑا گناہ اور جرم ذاتی مفاد میں اندھا ہو جانا ہے دولت میں اندھا ہو جانا ملت کو بھول جانا دراصل یہ ایسا جرم ہے کہ اس کردار کی موجودگی میں اگر دستور میں دس گنا حقوق دیئے جائیں تب بھی یہ دستور ان کا ضامن نہیں ہو سکتا اگر مسلمان اپنے پیسے اور دولت کو ملت کی امانت نہ سمجھیں

www.abulhasanalinadwi.org

اپنا وقت اور اپنی طاقت کو ملت کے لئے استعمال نہ کریں اور جب تک خطرہ نہ برداشت کر سکیں وہ اس دنیا میں زندہ رہنے کا حق نہیں رکھتے۔

اگر یہ اکثریت و اقلیت کا مسئلہ حل بھی ہو جائے اور اگر یہ ساری پیچیدگیاں ختم بھی ہو جائیں تو آپ اپنے ہاتھوں سے ذلیل ہوں گے، بہت کمزور لوگوں سے ذلیل ہوں گے بجائے حکومت پر تنقید کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اتنا بڑا مجمع خدا کی امانت ہے میں ان کے کان کھولنا چاہتا ہوں آپ کس بات کی شکایت کرتے ہیں آپ خود مجرم ہیں آپ اپنا جائزہ لیجئے جو قوم کوئی مسئلہ حل نہ کر سکے جو انگریزی کا ایک اخبار نہ نکال سکے جو ادنیٰ خطرہ نہ مول لے سکے جو محض اس خیال سے بچے کا کیریر خطرے میں نہ پڑ جائے اردو نہ پڑھائے، جو تعمیری کاموں کے لئے سرمایہ نہ دے سکے اس کو دوسروں سے کہنے کا کیا حق ہے

ہندو قوم نے ایک ہزار برس ہندی کو اپنے سینے سے لگائے رکھا، ہندی رسم الخط اور لٹریچر کے محفوظ رہنے کی ضمانت نہیں تھی۔ آٹھ سو برس تک اس نے فارسی پڑھی اپنے بچوں اور عورتوں کو ہندی رسم الخط سکھایا۔ آٹھ سو برس کا جو دریا تھا اس کو پار کر گئی لیکن آپ جنہیں اردو سے محبت کا دعویٰ ہے چند برسوں میں یہ حال ہے کہ محض عارضی فائدے اور ملازمتوں کی ہوس میں اردو زبان سے دست بردار ہو رہے ہیں وہ ادارے جو اس زبان کی بقا کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں آپ کی بے اعتنائی سے دم توڑ رہے ہیں آپ کو صرف بول بولنے آتے ہیں آپ کو اتنی ہی بات آتی ہیں سر اٹھا کر چلنا آتا ہے ابھی

آپ میں سے حکومت کے بل نہیں گئے بلکہ ان لوگوں کو آزادی ملی تھی جنہوں نے اپنے کو جیلوں میں بھر دیا آپ کے لئے جیل بھرنا کیا ادنیٰ درجہ کا خطرہ برداشت کرنے کے لئے بھی آپ تیار نہیں آپ ہرگز غریب نہیں، کلکتہ کالی کٹ، مدراس، ممبئی، بنگلور کے مسلمانوں کو جاکر دیکھ لیجئے صرف لکھنؤ اور کانپور کے سرمایہ کا ادنیٰ حصہ پورے پورے مسئلہ کو حل کر سکتا ہے آپ باتیں سننے اور باتیں بنانے کے عادی ہیں آپ نے کون سا مسئلہ حل کیا ہے ایک قائد اخبار آپ کا ترجمان ہے، وہ زندہ نہ رہ سکے! اگر ڈوب مرنے کی بات ہے آپ کس کے سامنے باتیں بناتے ہیں آپ کو زندہ رہنے کا حق ہے؟ آپ خدا کا شکر ادا کیجئے کہ آپ کو بازاروں میں ذلیل نہیں کیا جا رہا ہے آپ تو اس قابل ہیں کہ آپ کے گلے میں رسی باندھ کر طویلے میں رکھا جاتا۔ آپ دنیا میں بے عمل ترین قوم ہیں، بے توفیق قوم ہیں چھ سات کروڑ کی قوم کے پاس انگریزی کا پریس نہ ہو، جو تہمتوں کی تردید کر سکے۔ جو الزامات کی صفائی تک دینے کی پوزیشن میں نہ ہو پھر غلط بیانیوں کی شکایت ہے حق ہے انڈین ایکسپریس کو، ہندوستان ٹائمز کو، آرگنائزر کو وہ جو چاہے لکھیں جو الزام چاہے لگائیں آپ کی یہی سزا ہے۔ رورکیلا، جمشید پور میں سیکڑوں ہزاروں قتل ہو جائیں اور آپ صحیح بات کا اظہار نہ کر سکیں اور آپ دوسروں کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہیں کہ وہ کچھ نہ کہیں۔ کس قرآن میں لکھا ہے کہ آپ انگریزی اخبار نہ نکالیں۔ علمائے انگریزی کی مخالفت نہیں کی وہ مخصوص باتیں تھیں جن کا اس وقت

www.abulhasanalinadwi.org

تفصیل کا موقع نہیں ہے کیا میں خود طبقہ علماء کا ایک فرد نہیں ہوں اور برابر آپ سے کہہ رہا ہوں کہ دنیا میں جینے کا قانون ہے، زندگی سر تا پا جد و جہد ہے زندگی کا ثبوت دینا پڑتا ہے زندگی کی بھیک نہیں ملتی۔ ضعیف کی سزا موت ہے دنیا میں بے عملی کی یہی سزا ہے دنیا میں جو قومیں بے عمل ہو جاتی ہیں ان کو طرح طرح کی سزائیں بھگتنی پڑتی ہیں مسلمانوں کا کوئی مل فنڈ نہیں ہے ابھی تیسری منصوبہ پیش ہوا اس منصوبہ کو کب کا پورا ہو جانا چاہیئے تھا ایک اعظم گڑھ کا ضلع جہاں آبادی بھی کافی اور سرمایہ دار بھی کافی ہیں وہاں مسلمانوں کی طرح زندگی گذار رہے ہیں پھر آپ شکایت کرتے ہیں مجھے معاف کیجیئے آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو تھپکیاں اور لوریاں دے کر سلا دوں۔

طبیب عشق نے دیکھا مجھے تو فرمایا
ہے تیرا مرض فقط آرزو کی بے نیشی   اقبال

پیسہ دینے کے لیے آپ تیار نہیں۔ وقت دینے کے لیے آپ تیار نہیں خطرہ مول لینے کے لیے آپ تیار نہیں حسرت اپنا زبانِ حال پڑھ لیجیئے آپ نے کیا تیاری کی ہے دل کے زخم کسی وقت ابھر آتے ہیں۔ ساتھی نے تو تاریخ کی ایک بات کہی۔ یہ جد و جہد کا میدان ہے اسی کو زندگی کی اجازت دی جاتی ہے جو زندگی کا ثبوت پیش کرے ساتھی نے جو بات کہی دل کی آواز ہے اسلامی معاشرت کا تقاضا ہے کہ پسماندہ اقوام کے ساتھ مساویانہ

سلوک کیا جائے کوئی پیشہ ذلیل نہیں ہے پیشہ کی بنیاد پر کسی کو کمتر نہ سمجھنا چاہیئے آج مصر و شام و عراق میں کہیں پسماندہ اقوام کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ کیا اندھیر ہے کہ ایک برادری کا رشتہ دوسری برادری میں نہیں ہو سکتا، ساتھ کھانا۔ کسی کا پانی پی لینا معیوب ہے عربوں میں اور کمزوریاں ہیں لیکن ان کے وہم و خیال میں نہیں آسکتا کہ کھانا اور پانی چھوٹا ہو سکتا ہے

آپ اسلامی روح کا مظاہرہ کیجیئے، ساری خندقیں ابھی عبور ہو جاتی ہیں ساری دیواریں ابھی گرتی ہیں۔ ہمارے بزرگ جو بہرائچ اور اجمیر میں دفن ہیں اخلاق کا نمونہ تھے اسلامی معاشرت اور زندگی میں ایمان کی طاقت کا اثر یہ ہے کہ اب بھی لوگ کھنچے چلے آتے ہیں۔

زندگی کے اصول اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں ان پر عمل کر کے ہی آپ حقیقی کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتے ہیں اپنے اندر نیا جنون پیدا کیجیئے خطرہ مول لینے کے لئے تیار رہیئے اپنی عزت کو خطرہ میں ڈالنا پڑے گا یہ نسخہ ازل سے پیغمبروں نے پیش کیا ہے یہودیوں کو دیکھیئے مجھے تازہ معلومات حاصل ہوئی ہیں برسوں کس طرح انھوں نے زندگی گذاری۔ مردوں کے لئے ایک کپڑا، عورتوں کے لئے دو کپڑے ان کے سرمایہ کا بڑا حصہ یہودی قوم کے لئے وقف ہے تمام فضولیات بند اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ۳۰ لاکھ یہودیوں نے اپنے سے کئی گنا طاقت کو شکست دے دی جو قومیں عزم کرتی ہیں اپنی ہزاروں برس کی تاریخ کو بدل دیتی ہے ہے آپ کو روڑ کیلا اور جمشید پور

www.abulhasanalinadwi.org

کا چالیسواں منانا آتا ہے اور صرف آنسو بہانا آتا ہے جو قومیں زندہ ہوتی ہیں کوئی ان کو نظر اٹھا کر تو دیکھے۔ ایک آپ ہیں جب جی چاہا مسل دیا۔ تم ہامان بنگئے، تم قارون بن گئے، ایسی صورت میں کیو نزم آتا ہے یا سو شلزم آتا ہے

پھر جب دوسرے (فساد) کا وقت آیا (تو
پھر ہم نے اپنے دوسرے بندوں کو اٹھا کھڑا کیا،
کہ تم کو (اس قدر ماریں) کہ تمھارے منھ بگاڑ دیں
(اور تمہاری شکلیں نہ پہچان پڑیں) اور جس طرح
پہلی دفعہ مسجد (بیت المقدس میں گھسے تھے (اور اس کو
لوٹا گھسوٹا تھا) اسی طرح (اس دفعہ) اس میں
گھسیں اور جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر
اس کا ستیاناس کر دیں"

اللہ کے لشکر ہیں تیمور و چنگیز، بے غیرت و بے حمیت قوموں کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔

آپ سے ایک آنہ نہیں دیا جاتا، مدرسوں کے سفیروں اور انجمنوں کے کام کرنے والوں سے پوچھئے کون سا ضلع کنگال ہے۔ پھر تو خدا کا شکر ادا کیجئے (کہ) کچھ سفید پوش نظر آتے ہیں جتنی ہمارے کا بے حمیتی بڑھتی جاتی ہے اب یہ واقعات بھی ذرا جلدی جلدی پیش آتے

جس طرح تپ کا بخار زیادہ دن رہتا ہے تو کھانسی بھی آنے لگتی ہے سانس بھی پھولنے لگتی ہے غشی بھی آنے لگتی ہے یہ جسم کی کمزوری کی علامت ہے آپ کا مرض ہے بے حسی، آپ کی کم ہمتی اور آپ کا مرض ہے دولت کی محبت۔

رات بہت گئی آپ سے دو باتیں کہنی ہیں پہلی یہ کہ اسلامی روح کا مظاہرہ کیجئے ایمانی طاقت پیدا کیجئے یہ نسخہ ازل سے پیغمبروں نے پیش کیا ہے دوسری زندگی کے وہ اصول اور مسلمات ہیں جن پر عمل کر کے انسان ترقی کرتا ہے یہ فرانس کے لئے بھی ضروری، جرمنی کے لئے اور ہندوستان کیلئے بھی وہ ہے جد و جہد فراخدلی اولوالعزمی، خطرہ مول لینے کی صلاحیت

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

ملت کے مسائل کو اپنی دولت، اپنی اولاد پر مقدم رکھئے اسلامی زندگی کا نمونہ اپنے ایک ایک محلہ میں دکھایئے حقیقی مساوات دکھایئے آپ سب کو سینے سے لگائیں کسی کی درد و تکلیف کو نہ دیکھ سکیں جو کچھ کیجئے محض اپنی ملت اپنے بچوں اور مسلم مجلس مشاورت کے لئے نہیں بلکہ خدا کے لئے ملت کے لئے۔ ملت کا مفاد جو مطالبہ کرے اس پر اپنی عزت بھی قربان کر دیجئے دنیا میں جو سرفراز ہوگا محفوظ ہوگا، اور دوسروں کو بھی فائدہ پہونچے گا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ باتیں آپ کے دلوں پر نقش کر دے

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١۔ ملی تنظیم کے مظاہرہ کے لئے۔

٢۔ قوم وملت کو متحد کرنے کیلئے۔

٣۔ مادری زبان کے تحفظ کیلئے

٤۔ فسادات کے انسداد کے لئے

٥۔ مسلم یونیورسٹی کا اسلامی کردار بحال کرنے کے لئے

٦ سرکاری ملازمتوں میں مناسب نمائندگی کیلئے

مسلم مجلس مشاورت کی تنظیم کو مستحکم بنائیے

مجلس کا ممبر بنیئے اور ممبر سازی کیجئے

ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی محمد ذوالفقار اللہ محمد شفیق الرحمن

روشن زماں خاں ، سید ابوالحسن علی ندوی

ڈاکٹر محمد اشتیاق حسین قریشی ، [illegible] احمد صدیقی

مسلم مجلس مشاورت

کا

تعمیری منصوبہ

مطالعہ فرمائیے

اور ملت کی اقتصادی و تعمیری ترقی میں اپنا کردار ادا کیجئے

○

www.abulhasanalinadwi.org